اسلام میں جہاد اور نماز کا تصور

محمد منشاء کاشف سپرا

جہاد کا لفظ ''جہد'' سے نکلا ہے اسکے معنی محنت اور کوشش کے ہیں۔اسی رعایت سے اردو زبان میں جدو جہد استعمال ہوتا ہے بندہ مومن کی زندگی سراپا جہاد ہے۔کبھی تو وہ اپنے نفس کی بڑی خواہشات کے خلاف جہاد کرتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے **قال رسول الله ﷺ المجاهد من جاهد نفسه فی طاعة الله** (شعب الایمان) مجاہد دراصل وہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی بندگی میں اپنے نفس سے جہاد کیا۔ یہ جہاد تمام جہادوں سے مشکل ہے کیونکہ دوسرے جہادوں میں دوسروں کو زیر کیا جاتا ہے۔اور اس میں خود اپنے نفس سے واسطہ پڑتا ہے دوسروں پر نکتہ چینی کرنی بہت آسان ہے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرنا بہت مشکل ہے آج ہمارے ہاں جہاد بالسیف، جہاد بالید اور جہاد باللسان کا اثر نہیں ہوتا اسکی غالب تر وجہ یہی ہے کہ ہم لوگ اپنے نفس کے معاملہ میں شکست خوردہ اور ہار مانے ہوئے ہیں۔ہم اگر بدقسمتی سے کسی خوئے بد میں مبتلا ہیں یا کسی خلاف شرع کام کے عادی ہیں یا شعائر اسلامی کو ترک کر کے غیر اسلامی شعائر کے پابند ہیں یا سرے سے نماز ہی چھوڑ بیٹھے ہیں یا کبھی کبھی گنڈے دار پڑھ لیا کرتے ہیں۔ رمضان المبارک

کے روزے نہیں رکھتے اپنی شکل وصورت گنگا داس اور رام چندر جیسی بنا رکھی ہے تو ان میں سے ہم کسی ایک کام میں بھی اپنے نفس سے مقابلہ اور جہاد کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں ہاں ان تمام جہادوں سے ہمارے لئے بہت آسان ہے کہ ہمارے کندھوں پر بندوق رکھ دی جائے اور ہم نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے کسی کافر کے مقابلے میں جان دیکر شہادت کا درجہ حاصل کر لیں غرض ہم خارجی کافر کے مقابلہ میں جان دینے کیلئے حاضر ہیں لیکن داخلی کافر جسے قرآن نے نفس امارہ کہا ہے اس کا مقابلہ ہمارے بس کا نہیں ہے اسی لئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا **المجاهد من جاهد نفسه فی طاعة الله** پکا مجاہد تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی بندگی کیلئے اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے۔

مجاہد کی مثال: مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۱۔ حدیث میں ہے **مثل المجاهد فی سبیل الله کمثل الصائم القانت بایت الله لایفتر من صیام ولا صلوٰۃ حتی یرجع المجاهد متفق علیه**۔یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جہاد فی سبیل اللہ

میں گیا اس کی ایسی مثال ہے جیسے روزہ دار کہ نماز کی نیت باندھ کر کھڑا ہو گیا نہ نماز سے تھکتا ہے نہ سلام پھیرتا ہے نہ روزہ افطار کرتا ہے یہاں تک کہ مجاہد واپس آئے۔ مطلب یہ ہوا کہ مجاہد کا چلنا پھرنا سونا جاگنا، کھانا پینا وغیرہ سب عبادت میں داخل ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں اور جو لوگ کافر و منکر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو تم شیطان کے حامیوں کے خلاف جنگ کرو بیشک شیطان کا مکروفریب بہت ہی ضعیف و بے بنیاد ہے۔اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق کا اعلان کر کے جہاد کرتا ہے

ان من اعظم الجهاد کلمة عدل عند سلطان جائر (ترمذی ابواب الفتن) بے شک کسی ظالم قوت کے سامنے انصاف کی بات کہنا بہت بڑا جہاد ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شیطانی و طاغوتی طاقتوں کا قلع قمع کرنے کیلئے کمر بستہ ہوجاتا ہے۔ **فمن یکفر بالطاغوت ویومن بالله فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لاانفصام لها.** سورۃ البقرہ آیت ۲۵۶۔پھر جو کوئی طاغوت کا انکار کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے تو اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔اور

> ارشاد ہوتا ہے۔فاذکرونی اذکرکم (البقرہ ۱۵۲) پس مجھے یاد کرتے رہو میں بھی تم کو یاد کرتا رہوں گا۔غور فرمائیے اس آیت کریمہ میں کس قدر شرینی اور مٹھاس ہے رب کریم کی بے پایاں شفقت ومحبت کا اظہار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا بندے کو یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا بندہ اسکی رحمت سے زندگی کا کامیابیوں سے ہمکنار ہوتا ہے اور نماز ایک ایسی نعمت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا انتہائی قرب حاصل ہوتا ہے

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنی قوم اور برادری کے غلط عقائد اور رسم ورواج کے خلاف جہاد کرنا پڑتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد اور قوم کی بت پرستی کے خلاف جہاد کیا اور جناب سرور کائنات ﷺ نے اپنے قبیلہ قریش کی شرک و بت پرستی کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور پھر سب سے بڑھ کر اسی جہاد زندگانی میں بندہ مومن راہ حق میں اللہ تعالیٰ کے باغیوں کے خلاف میدان جنگ میں کود پڑتا ہے اور اپنی جان و مال کو راہ مولا میں بے دریغ لٹا دیتا ہے درحقیقت اس کی یہ جوکھی جنگ اسے کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان الله لمع المحسنین۔ (العنکبوت آیت ۲۹) اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں صعوبتیں برداشت کیں ہم بھی ضرور انکو اپنے راستے دکھائیں گے اور بے شک اللہ نیکو کار وں کے ساتھ ہے۔ حسن بصریؒ نے مجاہد سے مراد خواہش نفسانی کی مخالفت لی ہے۔ خواہش نفسانی ہر ایسی خواہش کو کہتے ہیں۔ جو شرع کے مخالف ہو۔ فضل بن عیاض نے کہا جنہوں نے علم حاصل کرنے میں مجاہدہ کیا ان کو اللہ تعالیٰ عمل کی راہ دکھاتا ہے۔ سہل بن عبداللہ نے کہا جنہوں نے سنت قائم کرنے میں کوشش کی اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی ہدایت فرماتا ہے ابن عباس نے فرمایا کہ جنہوں نے طاعت الٰہی میں مجاہدہ کیا تو اللہ اس کو ثواب کی راہ دکھاتا ہے۔ (مواہب وغیرہ) زندگی کے اس پرخطر اور پرمشقت جہاد میں وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے شامل حال نہ ہو اس کی ساری کامیابیوں کا راز رب کائنات کی یاد میں چھپا ہوا ہے۔ اور اس کی یاد کا بہترین طریقہ نماز کو قائم کرنا ہے اور ارشاد ہوتا ہے واقم الصلاۃ لذکری اور میری یاد کیلئے نماز قائم کرو۔ بندہ جب رب کریم کی یاد تازہ کرتا ہے تو رب کریم اپنے بندے کی یاد کو تازہ کرتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے۔ فاذکرونی اذکرکم (البقرہ ۱۵۲) پس مجھے یاد کرتے رہو میں بھی تم کو یاد کرتا رہوں گا۔ غور فرمایئے اس آیت کریمہ میں کس قدر شرینی اور مٹھاس ہے رب کریم کی بے پایاں شفقت ومحبت کا اظہار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا بندے کو یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا بندہ اسکی رحمت سے زندگی کا کامیابیوں سے ہمکنار ہوتا ہے اور نماز ایک ایسی نعمت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا انتہائی قرب حاصل ہوتا ہے فرمایا واسجدوا واقترب (اقراء آیت ۶) سجدہ کرو اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو) ذرا اسلامی غزوات کی تاریخ پڑھ ڈالئے دیکھیئے کہ مسلمانوں کی کتنی قلیل تعداد محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کفار کے بڑے بڑے لشکروں پر غالب آگئی دراصل ان کامیابیوں کا راز اللہ تعالیٰ کی یاد میں تھا اور وہ تلواروں کی چھاؤں میں بھی نماز سے غافل نہیں ہوتے تھے

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
(اقبال)

زندگی پیہم اور مسلسل برائیوں اور بے حیائیوں کے خلاف جنگ کرنے کا نام ہے تو نماز اس جنگ میں طاقتور اور موثر ترین ہتھیار ثابت ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اسے پورے فکر وشعور سے ادا کیا جائے قرآن کہتا ہے **واقم الصلاۃ ان الصلاۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر ولذکر الله اکبر** (العنکبوت آیت ۴۵) اور نماز کو قائم کیا کرو کہ نماز بے حیائی اور برائی کی باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔ اس آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ نماز نہ صرف بری راہوں سے روکتی ہے بلکہ یہ رب کریم کی یاد ہے اور اس کی یاد سے بڑھ کر کوئی بات نہیں بے حیائی اور برائی کی باتوں سے بچنے کا نام تزکیہ اور صفائی نفس ہے اور جس شخص کا باطن پاک ہوجائے وہ گوہر مقصود کو پالیتا ہے اور کامیابی اس کا مقدر ٹھہرتا ہے ارشاد ہوتا ہے **قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی** (سورہ اعلیٰ) کامیاب ہوا وہ شخص جس نے نفس کا تزکیہ کیا اپنے رب تعالیٰ کو یاد کیا اور نماز ادا کی معلوم ہوا کہ فوز وفلاح انہی کے حصہ میں آتی ہے جو اپنے آپ کو تقویٰ وطہارت سے آراستہ کرلیں۔ اور جن کی زبانیں رحمان ورحیم کے ذکر جمیل سے تر رہیں اور جن کی جبین نیاز اس کی چوکھٹ پر جھکتی رہے۔ مصائب زندگی میں بڑے بڑے بہادر اور مضبوط انسانوں کے حوصلے پست ہوجاتے ہیں اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ مال دولت کی فراوانی سے کتنے ہی لوگ نخوت کا شکار ہوجاتے ہیں اور جس قدر مال بڑھتا ہے اسی قدر حریص وبخیل نظر آتے ہیں مگر نماز انسان میں جہاں عجز وخاکساری کی صفت پیدا کرتی ہے وہاں احسان و مروت کا جذبہ بھی ابھارتی ہے قرآن حکیم کی اس آیت پر غور فرمایئے **ان الانسان خلق ھلوعا۔ اذا مسه الشر جزوعا۔ واذا مسه الخیر منوعا۔ الا المصلین۔ الذین ھم علیٰ صلوتھم دائمون۔ والذین فی اموالھم حق معلوم۔ للسائل والمحروم۔** حقیقت یہ ہے کہ انسان بے صبر پیدا کیا گیا ہے جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب اسے خوش حالی نصیب ہوتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے مگر ان لوگوں کا حال ایسا نہیں جو اپنی نماز کے پابند ہیں اور جن کے مال میں ایک معین حصہ مقرر ہے

بقیہ: صفحہ نمبر 18

قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی (سورہ اعلیٰ) کامیاب ہوا وہ شخص جس نے نفس کا تزکیہ کیا اپنے رب تعالیٰ کو یاد کیا اور نماز ادا کی معلوم ہوا کہ فوز وفلاح انہی کے حصہ میں آتی ہے جو اپنے آپ کو تقویٰ وطہارت سے آراستہ کرلیں۔ اور جن کی زبانیں رحمان ورحیم کے ذکر جمیل سے تر رہیں اور جن کی جبین نیاز اس کی چوکھٹ پر جھکتی رہے۔